ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر رفعت چودھری

لیکچرار، شعبہ اردو جی سی ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ۔

سیدہ معصومہ زہرا، اجالا اختر

اسکالرز، (اُردو) جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ۔

دور حاضر میں منتخب ٹی وی ڈراموں میں معاشرتی شعور کی رو (تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ)

Dr.Rifat Choudhry*
Lecture, Department of Urdu, GC Woman University, Sialkot.
Syeda Masooma Zahra, Ujala Akhtar
Scholars, GC woman University, Sialkot.
***Corresponding Author:**

The Trend of Social Consciousness in Selected TV Dramas in the Contemporary Era (Analytical and Critical Study)

This research article examines the representation of social consciousness in selected television dramas and explores their role in highlighting contemporary social issues. Television dramas have become more than a source of entertainment; they also serve as an influential medium for promoting public awareness, shaping attitudes, and reflecting the realities of society. The primary objective of this study is to investigate how selected television dramas portray issues such as gender discrimination, family relationships, women's rights, social justice, moral values, and social responsibility. The study employs a qualitative textual analysis to examine the themes, characters, and narratives presented in the selected dramas. The analysis reveals that these dramas effectively depict various social challenges and encourage viewers to think critically about the issues affecting society. Although dramatic exaggeration is occasionally used to enhance the storyline, the selected dramas generally contribute to raising social awareness and promoting constructive social values. The findings suggest that television dramas can play a significant role in social reform when social issues are presented in a balanced, realistic, and responsible manner. The study concludes that

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48

ماخذ تحقیقی مجلہ

television dramas have the potential to foster social consciousness, encourage positive behavioral change, and contribute to public understanding of contemporary societal concerns. It also provides a foundation for future research on the relationship between television media and social consciousness.

Key Words: *Social Consciousness, Pakistani Television Dramas, Critical Discourse Analysis, Media Representation, Gender Stereotypes, Progressive Themes, Cultural Narrative, Mental Health.*

یہ تحقیقی مقالہ منتخب ٹی وی ڈراموں میں سماجی شعور کی عکاسی کا جائزہ لیتا ہے اور اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ یہ ڈرامے موجودہ سماجی مسائل کو نمایاں کرنے میں کس حد تک مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں ٹی وی ڈرامے صرف تفریح کا ذریعہ نہیں رہے بلکہ عوامی آگاہی پیدا کرنے، سماجی رویوں کی تشکیل کرنے اور معاشرتی حقائق کو نمایاں کرنے کا ایک اہم ذریعہ بھی بن چکے ہیں۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ جاننا ہے کہ منتخب ٹی وی ڈراموں میں صنفی امتیاز، خاندانی تعلقات، خواتین کے حقوق، سماجی انصاف، اخلاقی اقدار اور سماجی ذمہ داری جیسے اہم مسائل کو کس انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اس تحقیق میں معیاری متنی تجزیے کا طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے، جس کے ذریعے منتخب ڈراموں کے موضوعات، کرداروں اور واقعات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ تجزیے سے معلوم ہوا کہ یہ ڈرامے مختلف سماجی مسائل کی مؤثر انداز میں عکاسی کرتے ہیں اور ناظرین کو معاشرتی مسائل پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگرچہ بعض مقامات پر کہانی کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے ڈرامائی مبالغے سے کام لیا گیا ہے، تاہم مجموعی طور پر یہ ڈرامے سماجی شعور کو فروغ دینے اور مثبت سماجی اقدار کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر سماجی مسائل کو متوازن، حقیقت پر مبنی اور ذمہ دارانہ انداز میں پیش کیا جائے تو ٹی وی ڈرامے معاشرتی اصلاح میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ٹی وی ڈراموں میں سماجی شعور بیدار کرنے، مثبت سماجی رویوں کو فروغ دینے اور موجودہ معاشرتی مسائل کے بارے میں عوامی آگاہی پیدا کرنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ مزید یہ کہ یہ تحقیق ٹی وی ذرائع ابلاغ اور سماجی شعور کے باہمی تعلق پر آئندہ ہونے والی تحقیقات کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔

ڈرامہ یونانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مصدر (spaw) ہے، جس کے معنی ہیں کرکے دکھانا، یہ ادب کی اس صنف کا نام ہے جس کے ذریعہ سے انسانی زندگی کے واقعات محض بیان کئے جانے کی بجائے کرکے دکھائے جاسکیں۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48

ڈرامہ میں شاعر کو جو قصہ بیان کرنا ہوتا ہے، اسے چند اشخاص کی گفتگو کے پیرائے میں بیان کرتا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان اشخاص کا بھیس بدل کر ان کی گفتگو اور ان کے کاموں کو دہرائیں تاکہ دیکھنے والوں کو سارا ماجرا آنکھوں کے سامنے گذر تا نظر آئے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریقہ بہت دل پذیر اور موثر ہے اور ادب کے کسی اور شعبے کو یہ بات نصیب نہیں ہو سکتی۔ پہلے ڈرامہ شاعری کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس نے ایک مستقل ادبی صنف کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ اب اس کے لئے نظم کی شرط نہیں رہی بلکہ نظم میں ڈرامہ لکھنے کا رواج بہت کم ہو گیا ہے اب تک ہم نے ڈرامہ بحیثیت آرٹ کے ایک شعبے کے نظر ڈالی ہے اور یہی اس کی اصلیت ہے۔ (۱)

اس کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے ذوق مشاہدہ کو انسانی زندگی کا دلکش جلوہ دکھا کر تسکین دے۔ اس سے فرضی طور پر کسی خاص اخلاقی، سیاسی، معاشی نظریئے کی تبلیغ یا عام اصلاح اور تعلیم کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ اور ہمیشہ لیا گیا ہے، لیکن اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اس ضمنی مقصد کے لئے کھلی ہوئی کوشش نہ کی جائے، بلکہ وہ تماشے کے لطف کے ساتھ پردے میں حاصل ہو جائے۔ اگر اصلاحی یا تعلیمی رنگ غالب آگیا تو پھر ڈرامہ، ڈرامہ نہیں رہتا، بلکہ ایک اخلاقی قصہ بن جاتا ہے اور خالص آرٹ کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے۔

پروفیسر وقار عظیم ڈرامے کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"ڈرامے کا سب سے بڑا امتیاز اس کا بنیادی عنصر اس کی یہی خصوصیت ہے کہ جو کچھ لکھا جائے اسے کر کے دکھایا جائے"(۲)

موجودہ دور کے پاکستانی ٹی وی ڈراموں میں معاشرتی برائیوں کو بہت گہرائی اور تفصیل کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ ان کہانیوں میں خاص طور پر طاقت کے غلط استعمال، طبقاتی فرق، عورتوں پر ظلم، خاندانی دباؤ اور سماجی ناانصافی جیسے موضوعات کو مرکزی حیثیت دی جاتی ہے۔ عام طور پر ان ڈراموں میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ کس طرح معاشرے میں کچھ افراد اپنے مالی یا سماجی اثر و رسوخ کی بنیاد پر دوسروں کی زندگیوں پر حاوی ہو جاتے ہیں اور سچ کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح کے حالات میں کمزور طبقہ اکثر ذہنی، جذباتی اور معاشی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے، لیکن وہ اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

ان ڈراموں کا ایک اہم پہلو یہ ہوتا ہے کہ یہ صرف مسئلہ دکھانے تک محدود نہیں رہتے بلکہ اس کے اثرات کو بھی واضح کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ظلم اور ناانصافی کے نتیجے میں متاثرہ افراد کی ذہنی حالت خراب ہو جاتی ہے، ان کے رشتے متاثر ہوتے ہیں اور وہ معاشرتی تنہائی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف، طاقتور طبقے کی طرف

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48

سے سچ کو چھپانے کی کوششیں، جھوٹ اور دھوکہ دہی معاشرے میں مزید پیچیدگیاں پیدا کرتی ہیں۔ تاہم کہانی کے دوران یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ مسلسل جدوجہد، ہمت اور سچائی پر قائم رہنے سے آخر کار انصاف کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

یہ ڈرامے ناظرین میں یہ شعور پیدا کرتے ہیں کہ معاشرتی برائیوں کو نظر انداز کرنا بھی ایک طرح سے ان کی حمایت کے برابر ہے۔ اس لیے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ارد گرد ہونے والی ناانصافیوں کو پہچانے، ان پر سوال اٹھائے اور جہاں ممکن ہو انصاف اور سچائی کا ساتھ دے۔ اس طرح یہ ڈرامے نہ صرف تفریح فراہم کرتے ہیں بلکہ ایک بہتر اور باخبر معاشرے کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ڈرامہ نفسیاتی اور جذباتی دباؤ کے مسئلے کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ بعض اوقات انسان جسمانی تشدد کا شکار نہیں ہوتا، لیکن مسلسل تنقید، بے اعتمادی، شک، غصے اور کنٹرول کرنے والے رویوں کی وجہ سے ذہنی طور پر شدید دباؤ میں آ جاتا ہے۔ ایسے حالات فرد کی خود اعتمادی کو کمزور کر دیتے ہیں اور وہ اپنی رائے، فیصلوں اور صلاحیتوں پر شک کرنے لگتا ہے۔ڈرامہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ نفسیاتی دباؤ انسان کی شخصیت، ذہنی سکون اور روزمرہ زندگی پر گہرے منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔(۳)

مزید یہ کہ ڈرامہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جذباتی دباؤ صرف فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے خاندانی اور سماجی تعلقات کو بھی متاثر کرتا ہے۔ جب کسی شخص کو مسلسل خوف، بے چینی یا عدم تحفظ کا سامنا ہو تو اس کی ذہنی صحت متاثر ہونے لگتی ہے اور وہ تنہائی، مایوسی اور احساسِ محرومی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس موضوع کو اجاگر کر کے ڈرامہ ناظرین میں یہ شعور پیدا کرتا ہے کہ رشتوں کی مضبوطی کا دارومدار محبت، احترام، اعتماد اور باہمی سمجھ بوجھ پر ہے، نہ کہ دباؤ، کنٹرول یا جذباتی استحصال پر۔

موجودہ دور کے ٹی وی ڈراموں میں عورتوں کے حقوق اور خود مختاری کے موضوع کو نمایاں اہمیت دی جا رہی ہے۔ ان ڈراموں میں یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ عورت معاشرے کا ایک باوقار اور باصلاحیت فرد ہے جسے اپنی زندگی کے فیصلے کرنے، اپنی رائے کا اظہار کرنے اور اپنی شناخت برقرار رکھنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ مختلف کہانیوں کے ذریعے یہ دکھایا جاتا ہے کہ عورت کی خواہشات، جذبات اور نظریات کو نظر انداز کرنا یا اس پر غیر ضروری پابندیاں عائد کرنا اس کی شخصیت اور ذہنی سکون پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس طرح ناظرین میں عورت کے بنیادی حقوق اور معاشرتی مقام کے بارے میں آگاہی پیدا کی جاتی ہے۔ مزید برآں، جدید ٹی وی ڈرامے

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عورت کی خودمختاری کا مطلب خاندانی اقدار سے انحراف نہیں بلکہ اس کی عزتِ نفس، انفرادی شناخت اور انسانی حقوق کا احترام ہے۔ یہ ڈرامے معاشرے میں موجود ان رویوں پر تنقید کرتے ہیں جو عورت کو محض تابع فرمان کردار تک محدود کر دیتے ہیں۔ اس کے برعکس، وہ ایسے معاشرتی تصورات کو فروغ دیتے ہیں جن میں عورت کو تعلیم، روزگار، اظہارِ رائے اور فیصلہ سازی کے مساوی مواقع حاصل ہوں۔ یوں یہ ڈرامے نہ صرف تفریح فراہم کرتے ہیں بلکہ معاشرے میں برابری، احترام اور انصاف کے شعور کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ [۴]

ان کہانیوں میں خاص طور پر طاقت کے غلط استعمال، طبقاتی فرق، عورتوں پر ظلم، خاندانی دباؤ اور سماجی ناانصافی جیسے موضوعات کو مرکزی حیثیت دی جاتی ہے۔ عام طور پر ان ڈراموں میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ کس طرح معاشرے میں کچھ افراد اپنے مالی یا سماجی اثر و رسوخ کی بنیاد پر دوسروں کی زندگیوں پر حاوی ہو جاتے ہیں اور سچ کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح کے حالات میں کمزور طبقہ اکثر ذہنی، جذباتی اور معاشی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے، لیکن وہ اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

ان ڈراموں کا ایک اہم پہلو یہ ہوتا ہے کہ یہ صرف مسئلہ دکھانے تک محدود نہیں رہتے بلکہ اس کے اثرات کو بھی واضح کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ظلم اور ناانصافی کے نتیجے میں متاثرہ افراد کی ذہنی حالت خراب ہو جاتی ہے، ان کے رشتے متاثر ہوتے ہیں اور وہ معاشرتی تنہائی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف، طاقتور طبقے کی طرف سے سچ کو چھپانے کی کوششیں، جھوٹ اور دھوکہ دہی معاشرے میں مزید پیچیدگیاں پیدا کرتی ہیں۔ تاہم کہانی کے دوران یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ مسلسل جدوجہد، ہمت اور سچائی پر قائم رہنے سے آخرکار انصاف کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

یہ ڈرامے ناظرین میں یہ شعور پیدا کرتے ہیں کہ معاشرتی برائیوں کو نظر انداز کرنا بھی ایک طرح سے ان کی حمایت کے برابر ہے۔ اس لیے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اردگرد ہونے والی ناانصافیوں کو پہچانے، ان پر سوال اٹھائے اور جہاں ممکن ہو انصاف اور سچائی کا ساتھ دے۔ اس طرح یہ ڈرامے نہ صرف تفریح فراہم کرتے ہیں بلکہ ایک بہتر اور باخبر معاشرے کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ان ڈراموں میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ معاشرے میں طاقتور اور بااثر لوگ اکثر کمزور افراد کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، جس کے نتیجے میں ناانصافی، استحصال اور ذہنی دباؤ جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مرکزی کردار عموماً ایسے حالات سے گزرتے ہیں جہاں انہیں مالی مشکلات، خاندانی ذمہ داریوں اور سماجی رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے،

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48
ماخذ تحقیقی مجلہ

لیکن ساتھ ہی وہ اپنے حق کے لیے جدوجہد بھی جاری رکھتے ہیں۔ اس جدوجہد کے دوران سچائی، صبر اور ہمت جیسے جذبات کو نمایاں کیا جاتا ہے، تاکہ ناظرین میں امید اور شعور پیدا ہو۔

ان کہانیوں میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہوتا ہے کہ معاشرتی رویے صرف عام انسانوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ مختلف نظر انداز کیے گئے طبقات کو بھی شامل کرتے ہیں، جن میں خواجہ سرا کمیونٹی بھی شامل ہے۔ ان ڈراموں میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ یہ طبقہ اکثر معاشرتی تعصب، امتیازی سلوک اور مواقع کی کمی کا سامنا کرتا ہے، لیکن اگر انہیں برابری کی بنیاد پر تعلیم، روزگار اور عزت دی جائے تو وہ بھی معاشرے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ بعض کہانیوں میں یہ بھی اجاگر کیا جاتا ہے کہ خواجہ سرا افراد بھی باصلاحیت، ذمہ دار اور معاشرتی خدمات انجام دینے کے قابل ہوتے ہیں، مگر سماجی رویے ان کی ترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

مزید برآں، ان ڈراموں کا مقصد صرف مسائل دکھانا نہیں بلکہ ان کا حل بھی پیش کرنا ہوتا ہے۔ یہ ناظرین کو یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ معاشرتی برائیوں کو نظر انداز کرنا ان کے بڑھنے کا سبب بنتا ہے، جبکہ انصاف، مساوات اور انسانی احترام کے اصولوں کو اپنانا ایک بہتر معاشرے کی بنیاد ہے۔ مجموعی طور پر یہ ڈرامے معاشرتی شعور، انسانی ہمدردی اور مثبت تبدیلی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور ناظرین کو اپنے اردگرد کے حالات پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

میں خاندانی نظام، گھریلو تعلقات اور روزمرہ زندگی کے مسائل کو حقیقت کے قریب پیش کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر مشترکہ خاندانی نظام میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو نمایاں کیا جاتا ہے، جہاں مختلف افراد کی توقعات، ذمہ داریاں اور روایتی سوچ بعض اوقات اختلافات اور تنازعات کو جنم دیتی ہیں۔ ان کہانیوں کے ذریعے یہ واضح کیا جاتا ہے کہ خاندان کی مضبوطی صرف خون کے رشتوں سے نہیں بلکہ باہمی احترام، برداشت اور ایک دوسرے کے جذبات کو سمجھنے سے قائم رہتی ہے۔

ان ڈراموں میں خواتین کو درپیش سماجی اور گھریلو دباؤ کو بھی مؤثر انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ معاشرے میں اکثر نئی شادی شدہ خواتین سے غیر معمولی توقعات وابستہ کردی جاتی ہیں اور ان کی صلاحیتوں کا اندازہ ان کی گھریلو کارکردگی کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ مسلسل تنقید، موازنہ اور غیر ضروری توقعات نہ صرف ان کی ذہنی صحت کو متاثر کرتی ہیں بلکہ ان کی خوداعتمادی کو بھی کمزور کردیتی ہیں۔ اس طرح کے موضوعات ناظرین کو یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ خواتین کے ساتھ انصاف، عزت اور تعاون پر مبنی رویہ اختیار کرنا کتنا ضروری ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48
ماخذ تحقیقی مجلہ

مزید برآں، ازدواجی زندگی میں بیرونی مداخلت کو بھی ایک اہم سماجی مسئلے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات والدین یا دیگر قریبی رشتہ دار محبت اور خیر خواہی کے نام پر ایسے معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں جو صرف میاں بیوی کے درمیان حل ہونے چاہئیں۔ یہ مداخلت غلط فہمیوں، تنازعات اور رشتوں میں دوریوں کا سبب بن سکتی ہے۔ ان کہانیوں کے ذریعے یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ ایک کامیاب ازدواجی زندگی کے لیے اعتماد، باہمی احترام اور ذاتی حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ڈرامے معاشرے میں رائج فرسودہ روایات، صنفی امتیاز اور غیر متوازن خاندانی توقعات پر بھی تنقید کرتے ہیں۔ یہ ناظرین کو احساس دلاتے ہیں کہ خوشحال اور مضبوط خاندان وہی ہوتے ہیں جہاں ہر فرد کو عزت دی جائے، اس کی رائے کو اہمیت دی جائے اور اسے اپنی صلاحیتوں کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ یوں یہ کہانیاں نہ صرف تفریح فراہم کرتی ہیں بلکہ معاشرتی اصلاح، خاندانی ہم آہنگی اور مثبت سماجی رویوں کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

اسی طرح یہ ڈرامے گھریلو محنت کی غیر مساوی تقسیم کے مسئلے کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اکثر گھریلو کاموں کو صرف خواتین کی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ان پر جسمانی اور ذہنی بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ ان کہانیوں میں دکھایا جاتا ہے کہ جب گھر کے تمام افراد ذمہ داریوں کو مشترکہ طور پر ادا نہیں کرتے تو اس سے خاندانی ماحول متاثر ہوتا ہے اور رشتوں میں کشیدگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ گھریلو زندگی کی کامیابی کے لیے تمام افراد کا تعاون ضروری ہے اور گھر کے کاموں کو صرف ایک فرد کی ذمہ داری نہیں سمجھنا چاہیے۔

ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ بعض اوقات خاندان کے اندر پیش آنے والے حساس مسائل کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے یا انہیں معمولی سمجھ کر دبا دیا جاتا ہے۔ اس رویے کے باعث متاثرہ افراد کو انصاف نہیں مل پاتا اور ان کے مسائل مزید سنگین ہو جاتے ہیں۔ ایسے ڈرامے معاشرے کو یہ سبق دیتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرنے کے بجائے غلط رویوں کے خلاف آواز بلند کرنا ضروری ہے۔ خاندان کی حقیقی عزت اسی میں ہے کہ وہ اپنے کمزور افراد کا تحفظ کرے اور ان کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کرے۔

مزید برآں، یہ کہانیاں ازدواجی زندگی میں باہمی تعاون اور جذباتی حمایت کی اہمیت کو بھی نمایاں کرتی ہیں۔ جب شریکِ حیات ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنے اور ان کا ساتھ دینے کی کوشش کرتے ہیں تو بہت سی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس عدم تعاون، غلط فہمیاں اور مسلسل تنقید رشتوں کو کمزور کر دیتی ہیں۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس طرح کے موضوعات ناظرین کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ مضبوط خاندانی نظام صرف روایات سے نہیں بلکہ احترام، اعتماد، انصاف اور باہمی تعاون سے قائم رہتا ہے۔

پاکستانی ٹی وی ڈراموں میں خاندانی نظام کے اندر طاقت، اختیار اور کنٹرول کے غلط استعمال کو ایک اہم سماجی مسئلے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ بعض خاندانوں میں گھر کے بزرگ یا بااثر افراد اپنی مرضی کو حتمی حیثیت دے دیتے ہیں اور دیگر افراد کے جذبات، خواہشات اور فیصلوں کو اہمیت نہیں دیتے۔ بظاہر یہ رویہ خاندان کے مفاد اور اتحاد کے لیے اختیار کیا جاتا ہے، لیکن حقیقت میں اس کے نتیجے میں گھریلو تنازعات، ذہنی دباؤ اور رشتوں میں دوریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ ایسے حالات میں خاندان کے کمزور افراد، خصوصاً خواتین، اپنی رائے کے اظہار اور اپنے حقوق کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ اس طرح کے ڈرامے معاشرے کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ خاندانی استحکام زبردستی مسلط کیے گئے فیصلوں سے نہیں بلکہ باہمی مشاورت اور احترام سے قائم ہوتا ہے۔

ان کہانیوں میں ساس بہو کے تعلقات کو بھی سماجی حقیقت کے قریب پیش کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات نئی آنے والی خواتین کو خاندان کا حصہ تسلیم کرنے کے بجائے انہیں مسلسل آزمائشوں، تنقید اور غیر ضروری پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی خواہشات اور ضروریات کو پس پشت ڈال کر صرف دوسروں کی خوشی کے لیے زندگی گزاریں۔ اس رویے کے نتیجے میں احساسِ محرومی، ذہنی دباؤ اور خاندانی کشیدگی جنم لیتی ہے۔ یہ ڈرامے ناظرین کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ اگر خاندان کے تمام افراد ایک دوسرے کو عزت دیں اور انصاف پر مبنی رویہ اپنائیں تو بہت سے تنازعات پیدا ہی نہ ہوں۔

ایک اور اہم مسئلہ اولاد کی تربیت کا ہے۔ بعض والدین محبت کے نام پر بچوں کی ہر بات مان لیتے ہیں اور ان کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس قسم کی غیر متوازن تربیت بچوں میں خود پسندی، ضد اور دوسروں کے حقوق سے بے پروائی پیدا کر سکتی ہے۔ جب یہی بچے بڑے ہوتے ہیں تو وہ اپنے فیصلوں میں اعتدال اور ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کر پاتے، جس کے منفی اثرات پورے خاندان پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس لیے ڈرامے یہ شعور دیتے ہیں کہ محبت کے ساتھ نظم و ضبط، اخلاقی تربیت اور جوابدہی بھی ضروری ہے تاکہ نئی نسل متوازن شخصیت کے ساتھ پروان چڑھے۔

معاشرے میں اس قسم کے مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے کہ خاندانی تعلقات کو اختیار اور کنٹرول کے بجائے محبت، اعتماد اور مساوات کی بنیاد پر استوار کیا جائے۔ گھر کے ہر فرد کو اپنی رائے کے اظہار کا حق دیا جائے

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-48

ماخذ تحقیقی مجلہ

اور فیصلوں میں اس کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔ خواتین کے ساتھ انصاف، ان کی عزتِ نفس کا احترام اور ان کے حقوق کا تحفظ خاندانی ہم آہنگی کے لیے ناگزیر ہے۔ اسی طرح والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی ایسی تربیت کریں جس میں دوسروں کے حقوق کا احترام، برداشت اور ذمہ داری کا شعور شامل ہو۔

حوالہ جات

۱۔ https://www.rekhta.org/articles/drama-kya-cheez-hai-syed-aabid-husain-articles?lang=ur

۲۔ وقار عظیم، اردو ڈرامہ، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۱۹۹۶، ص ۲۱

۳۔ https://www.rekhta.org/articles/urdu-draame-ki-adabi-samaajiyaat-mohammad-hasan-articles?lang=ur

۴۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اُردو نثر کا فنی فکری ارتقاء لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۲۳، ص ۱۳۷